اسلامیات

سوال نمبر 1:

اسلامی عقائد اور نظریہ آخرت (اصلاحِ فرد و معاشرہ)

خاکہ:

1- مقدمہ: اسلامی عقائد کی عالمگیریت
2- بنیادی عقائد کا تعارف: توحید، رسالت، ملائکہ، کتبِ سماوی۔
3- عقیدہ آخرت کا مفہوم: موت کے بعد کی زندگی اور جوابدہی
4- عقیدہ آخرت کے انفرادی اثرات:
- تقویٰ اور خوفِ خدا کا قیام
- انسانی سیرت کی تعمیر (ایثار، صبر)
- مقصدِ حیات کا تعین

5- عقیدہ آخرت کے اجتماعی اثرات:
- عدل و انصاف کی فراہمی
- حقوق العباد کی پاسداری
- جرم سے پاک معاشرہ

6- عقیدہ آخرت اور جدید تہذیب
7- حاصلِ کلام۔

1 مقدمہ:

اسلام محض چند رسومات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس کی بنیاد ٹھوس عقائد پر ہے۔ "عقیدہ" عربی لفظ "عقد" سے نکلا ہے جس کے معنی گرہ لگانا یا پختہ ارادے کے ہیں۔ اسلامی عقائد انسانی عقل کو بے لگام ہونے سے بچاتے ہیں اور اسے ایک اعلیٰ مقصد

سے روشناس کراتے ہیں۔ ان میں توحید، رسالت، اور آخرت بنیادی ستون ہیں، جن میں عقیدہ آخرت انسانی طرزِ عمل کو کنٹرول کرنے میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔

2 اسلام کے بنیادی عقائد:

اسلامی نظامِ فکر پانچ بنیادی عقائد پر استوار ہے:

توحید: اللہ کی وحدانیت پر کامل یقین

رسالت: انبیاء کرام اور آخری نبی حضرت محمدؐ پر ایمان۔

ملائکہ: اللہ کی نوری مخلوق (فرشتوں) پر ایمان۔

کتب سماوی: اللہ کی نازل کردہ کتابوں (قرآن، تورات، زبور، انجیل) پر ایمان۔

آخرت: مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے اور جزا و سزا پر ایمان۔

3 نظریہ آخرت: مفہوم اور اہمیت:

عقیدہ آخرت کا مطلب یہ ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور ایک دن فنا ہو جائے گی جس کے بعد ایک ابدی زندگی شروع ہوگی جہاں انسان کو اپنے دنیاوی اعمال کا حساب دینا ہوگا

(الف) قرآنی حوالہ جات:

~~قرآنی مقامات~~ قرآن مجید میں سینکڑوں مقامات پر آخرت کا ذکر آیا ہے۔

"اور جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھے گا،
اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا"
(سورۃ الزلزال 7-8)

(ب) عقلی ضرورت:
دنیا میں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ظالم سزا سے بچ جاتا ہے اور نیک صلہ نہیں پاتا۔ عدلِ الٰہی کا تقاضا ہے کہ ایک ایسا دن ہو جہاں مکمل انصاف ہو اور یہی "یوم الحساب" ہے۔

4 اصلاحِ فرد میں عقیدہ آخرت کا کردار:

عقیدہ آخرت انسان کی شخصیت میں انقلابی تبدیلیاں لاتا ہے:

• ذمہ داری کا احساس: جب انسان کو یقین ہوتا ہے کہ اس کی ہر حرکت ریکارڈ ہو رہی ہے، تو وہ اپنے اعمال میں محتاط ہو جاتا ہے۔

• تعمیرِ سیرت اور تقویٰ: آخرت کا خوف انسان کو گناہوں سے روکتا ہے اور اللہ کی محبت نیکی پر ابھارتی ہے۔

• صبر و استقامت: مشکلات میں انسان یہ سوچ کر صبر کرتا ہے کہ اس کا صلہ اسے آخرت میں ملے گا۔

• مقصدِ حیات کا شعور: انسان مادی لذتوں سے سجھے بھاگنے کے بجائے ابدی کامیابی (جنت) کی فکر کرتا ہے۔

5 اصلاحِ معاشرہ میں عقیدہ آخرت کا کردار

معاشرہ افراد سے مل کر بنتا ہے۔ جب افراد کی اصلاح ہوتی ہے تو پورا معاشرہ بدل جاتا ہے:

• حقوق العباد کی پاسداری: ایک مومن دوسرے کا حق نہیں مارتا کیونکہ اسے معلوم ہے کہ آخرت میں حقوق العباد کی معافی اللہ بھی نہیں دے گا جب تک بندہ معاف نہ کرے۔

• عدل و انصاف کا قیام: معاشرے میں ظلم کا خاتمہ ہوتا ہے کیونکہ حاکم کو اپنی رعایا کے بارے میں جوابدہی کا ڈر ہوتا ہے۔

• جرم سے پاک معاشرہ: پولیس اور قانون سے زیادہ آخرت کا خوف انسان کو خفیہ تنہائی میں بھی جرم سے روکتا ہے۔

• ایثار اور ہمدردی: زکوٰۃ و صدقات کا نظام اسی عقیدے پر قائم ہے کہ دنیا کا مال کم ہوگا مگر آخرت کا اجر بڑھے گا۔

حدیثِ قدسی:

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے"

(بخاری)

6. عقیدہ آخرت اور جدید تہذیب:

آج کی جدید مادی تہذیب "کھاؤ پیو اور عیش کرو" کے فلسفے پر مبنی ہے۔ جس نے انسانیت کو ڈپریشن، خود غرضی اور جنگ و جدل میں دھکیل دیا ہے۔ اس کے برعکس، اسلامی نظریہ آخرت انسان کو بتاتا ہے کہ اصل کامیابی بینک بیلنس نہیں بلکہ "فلاح" ہے، جو دوسروں کی خدمت اور اللہ کی رضا میں ہے۔

7. حاصل کلام:

اسلامی عقائد، بالخصوص آخرت، محض ایک ماورائی تصور نہیں بلکہ ایک عملی ضابطہ ہے۔ یہ انسان کے اندر "اندرونی پولیس" پیدا کرتا ہے۔ اسلام کے تمام عقائد انسان کو ایک "ذمہ دار اکائی" بناتے ہیں اور معاشرے کو "امن کا گہوارہ"۔

سوال نمبر 2

تصورِ نماز (روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات)

خاکہ:

1. مقدمہ: نماز دین کا ستون ہے۔
2. نماز کا فلسفہ: بندگی اور خالق سے تعلق۔
3. روحانی اثرات: تزکیہ نفس، دل کا سکون، قربِ الٰہی۔
4. اخلاقی اثرات:
   - برائیوں سے دوری
   - ضبطِ نفس اور وقت کی پابندی

5 سماجی اثرات:
- نظم و ضبط اور اطاعت امیر
- اجتماعیت اور بھائی چارہ (مسجد کا کردار)
- مساوات (بادشاہ اور گدا کا ایک صف میں ہونا)

6 حاصل کلام

1 مقدمہ

نماز دین کا ستون ہے اسلام کا دوسرا اہم رکن اور "عمود الدین" (دین کا ستون) ہے۔ لغوی اعتبار سے صلاۃ کے معنی دعا اور رحمت کے ہیں۔ جبکہ اصطلاح شرح میں مخصوص ارکان کو سنت نبوی کے مطابق ادا کرنا نماز ہے۔ یہ صرف ایک عبادت نہیں بلکہ بندے اور خالق کے درمیان تعلق کا براہ راست ذریعہ ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو کو جلا بخشتی ہے۔

2 نماز کا روحانی پہلو:

نماز کا اصل مقصد تزکیہ نفس اور قرب الٰہی کا حصول ہے۔

- **خالق سے مکالمہ:** نماز میں بندہ اپنے رب سے مخاطب ہوتا ہے۔
حضور ﷺ نے فرمایا:

"نماز مومن کی معراج ہے"

- **دل کا سکون:** مادی دنیا کی پریشانیوں میں نماز ایک روحانی پناہ گاہ فراہم کرتی ہے۔

قرآنی حوالہ:

"یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے"

(سورۃ الرعد: 28)

• گناہوں کا کفارہ: نماز انسان کے گناہوں کو اس طرح دھوتی ہے جیسے پانی میل کچیل کو۔

3 **نماز کے اخلاقی اثرات:**

نماز انسان کی اخلاقی تربیت کر کے اسے ایک بہتر انسان بناتی ہے۔

• فحاشی اور برائی سے دوری:

نماز انسان کے ضمیر کو زندہ رکھتی ہے اور اسے برے کاموں سے شرم محسوس ہونے لگتی ہے۔

قرآنی حوالہ:

"بے شک نماز بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روکتی ہے"

(سورۃ العنکبوت ۔45)

• وقت کی پابندی:

دن میں پانچ مرتبہ ایک مخصوص وقت پر عبادت کرنا انسان کے اندر نظم و ضبط پیدا کرتا ہے۔

• عجز و انکساری:

سجدہ انسان کے تکبر کو ختم کرتا ہے کیونکہ وہ اپنی سب سے معزز پیشانی کو اپنے رب کے سامنے زمین پر رکھتا ہے۔

4 نماز کے سماجی اثرات:

نماز معاشرے کو جوڑنے اور اسے ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

• مساوات: مسجد میں امیر و غریب، حاکم و محکوم اور کالا و گورا ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

• اجتماعیت اور اخوت: باجماعت نماز سے محلے کے لوگوں میں ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی ہوتی ہے، جس سے ہمدردی اور بھائی چارہ بڑھتا ہے۔

• اطاعت امیر: امام کی پیروی کرنا معاشرے میں قانون کی پاسداری اور لیڈرشپ کی اطاعت کا سبق دیتا ہے۔

• نظافت اور پاکیزگی: وضو کی شرط معاشرے میں طہارت اور صفائی کے شعور کو عام کرتی ہے۔

5 جدید سائنسی نقطہ نظر

جدید سائنس کے مطابق نماز کی حرکات انسانی جسم کے لئے بہترین ورزش ہیں۔ یہ ذہنی تناؤ کو کم کرتی ہے، خون کی گردش کو بہتر بناتی ہے اور انسان کو نفسیاتی طور پر مضبوط کرتی ہے۔

حاصلِ کلام:

نماز ایک جامع نظام تربیت ہے جو فرد کو روحانی طور پر پاک، اخلاقی طور پر بلند اور سماجی طور پر ذمہ دار بناتی ہے۔ یہ محض ایک رسم نہیں بلکہ ایک ایسی "دینی اور جسمانی مشق" ہے جو انسان کو اللہ کے قریب اور انسانیت کے لئے مفید بناتی ہے۔

سوال نمبر ۳:

اسلام میں انسانی وقار اور حقوق نسواں

خاکہ:

1. مقدمہ دور جاہلیت اور اسلام کا انقلاب
2. انسانی وقار کا اسلامی تصور: تکریم آدم
3. عورت کے حقوق ومقام
   - بطور ماں (جنت قدموں تلے)
   - بطور بیٹی (رحمت اور جنت کی ضمانت)
   - بطور بیوی (حق زوجیت اور حسن سلوک)
4. معاشی مقام: وراثت میں حصہ، مہر، جائیدار رکھنے کا حق۔
5. تعلیمی حقوق: علم کی فرضیت (مرد و عورت دونوں کے لئے)
6. عصر حاضر میں وقار کی بحالی کے اقدامات: قانون سازی اور سماجی شعور۔

1 مقدمہ:

اسلام سے قبل دنیا کی تمام تہذیبوں (رومی، ایرانی، یونانی) اور دور جاہلیت میں عورت کو بوجھ، مادی شے یا شیطان کا آلہ کار سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے "تکریم انسانیت" کا آفاقی

نظریہ پیش کیا جس میں مرد اور عورت کو یکساں انسانی وقار عطا کیا گیا۔ اسلام نے اعلان کیا کہ عزت کا معیار جنس (Gender) نہیں بلکہ تقویٰ ہے۔

2 انسانی وقار کا عمومی تصور

اسلام نے انسان کو "اشرف المخلوقات" اور زمین پر اللہ کا "خلیفہ" (نائب) قرار دے کر اسے کائنات کی تمام اشیاء پر فضیلت بخشی

• **تخلیقی برتری:** اللہ نے انسان کو "احسنِ تقویم" (بہترین ساخت) پر پیدا کیا۔

• **قرآنی حوالہ:**

"اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی" (سورۃ الاسراء: 70)

3 خواتین کے وقار کی تسلیم و توثیق

اسلام نے عورت کے مقام کو درج ذیل مختلف حیثیتوں میں تسلیم کیا:

الف) روحانی برابری

اسلام نے یہ واضح کر دیا کہ اللہ کے ہاں جزا و سزا کے معاملے میں مرد اور عورت برابر ہیں

قرآنی حوالہ:

"جو کوئی نیک عمل کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی عطا کریں گے" (سورۃ النحل-97)

ب) خاندانی و سماجی حیثیت :

• بطور ماں: ماں کے قدموں تلے جنت قرار دی گئی ہے جو کسی بھی انسان کے لئے بلند ترین اعزاز ہے۔

• بطور بیٹی: بیٹی کو "رحمت" قرار دیا گیا اور اس کی اچھی پرورش پر جنت کی بشارت دی گئی۔

• بطور بیوی: میاں بیوی کو ایک دوسرے کا "لباس" قرار دیا گیا ہے جو تحفظ اور زینت کی علامت ہے۔

ج) معاشی خود مختاری:

اسلام دنیا کا پہلا دین ہے جس نے عورت کو وراثت اور جائیداد رکھنے کا مستقل قانونی حق دیا۔ وہ اپنی مرضی سے تجارت اور کاروبار کر سکتی ہے۔

۴ وقار کو برقرار رکھنے کے لئے اسلامی کوششیں :

اسلام نے صرف حقوق کا اعلان نہیں کیا بلکہ ایسے عملی اقدامات اور قوانین متعارف کرائے جس سے یہ وقار برقرار رہے :

۱ زندہ درگور کرنے کی ممانعت

دورِ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے کی بدترین رسم کا خاتمہ کیا گیا۔ قرآن نے سوال کیا

"اور جب اس لڑکی سے پوچھا جائے گا جسے زندہ دفن کیا گیا، کہ وہ کس گناہ کے بدلے ماری گئی"

(سورۃ التکویر)

2 تعلیم کی فرضیت:

عورت کو جہالت سے نکالنے کے لئے علم حاصل کرنا اس پر بھی ویسا ہی فرض قرار دیا گیا جیسا مرد پر۔

حدیث:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے"

3 قانونی تحفظ (نظام مہر و نفقہ)

عورت کے معاشی وقار کے لئے "مہر" کو مرد پر فرض قرار دیا گیا اور شادی کے بعد اس کی تمام اخلاقی و مادی ذمہ داری مرد کے سپرد کی گئی ہے۔

4 قذف اور حجاب کے احکامات

عورت کی عصمت اور معاشرتی عزت کے تحفظ کے لئے "قذف" پر سخت سزا (80 کوڑے) مقرر کی گئی ہے۔

5 حاصل کلام:

اسلام نے عورت کو بوجھ کے بجائے رحمت، مادی شے کے بجائے وارث اور شیطان کا آلہ کے بجائے جنت کا رستہ قرار دیا ہے۔ اسلام نے عورت کو وہ مقام دیا ہے جو اس سے پہلے تصور میں بھی نہ تھا۔